سوال

(25) شرک، کفر اور نفاق کی نجاست کی نوعیت؟

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

شرک، کفر اور نفاق کی نجاست کس نوعیت کی ہے؟ اگر کسی مشرک، کافر اور منافق سے ہاتھ لگ جائے تو کیا ہاتھ ناپاک ہو جاتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

راجح موقف یہ ہے کہ شرک وکفر اور نفاق کی نجاست حسی نہیں بلکہ حکمی اور معنوی ہے۔ مشرکین کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يَأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا إِنَّمَا المُشرِكونَ نَجَسٌ فَلا يَقرَبُوا المَسجِدَ الحَرامَ بَعدَ عامِهِم هٰذا ... ٢٨ ... سورة التوبة

''ایمان والو! مشرک تو پلید ہیں تو وہ اس برس (9ھ) کے بعد مسجد حرام (خانہ کعبہ) کے پاس نہ آئیں۔''

منافقین کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

إِنَّهُم رِجسٌ ... ٩٥ ... سورة التوبة

''یقیناً وہ ناپاک ہیں۔''

دوسرے مقام پر فرمایا:

وَأَمَّا الَّذينَ فى قُلوبِهِم مَرَضٌ فَزادَتهُم رِجسًا إِلىٰ رِجسِهِم وَماتوا وَهُم كٰفِرونَ ... ١٢٥ ... سورة التوبة

''اور جن لوگوں کے دلوں میں مرض ہے ان کے حق میں خبث پر خبث زیادہ کیا اور وہ مرے بھی تو کافر کے کافر۔''

منافقین نمازیں پڑھتے اور بہت سے دیگر اچھے کام بھی مسلمانوں کے ساتھ مل کر کرتے مگر مسلمان اپنا جسم ان کے ساتھ لگ جانے پر دھوتے نہیں تھے۔ کفار کے ساتھ بھی لین دین اور دیگر معاملات کر لیتے تھے۔

ایک آیت میں بتوں کوناپاک قرار دے کر اللہ تعالیٰ نے اُن سے بچنے کا حکم دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

فَاجتَنِبُوا الرِّجسَ مِنَ الأَوثـٰنِ ... ٣٠ ... سورة الحج

''بتوں کی پلیدی سے بچو۔''

جبکہ یہ بت لکڑی، پتھر اور مٹی وغیرہ کے بھی ہوسکتے ہیں، کوئی قبر بھی ہو سکتی ہے کیونکہ اگر کسی قبر کی پوجا کی جائے تو اس کی حیثیت بت کی طرح ہوتی ہے۔ اسی لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سے دعا کی تھی کہ اللہ! میری قبر کو بت نہ بنانا کہ اس کی پوجا کی جائے۔ (مسند احمد 246/2، مسند حمیدی، ح: 1025)

ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

يـٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا إِنَّمَا الخَمرُ وَالمَيسِرُ وَالأَنصابُ وَالأَزلـٰمُ رِجسٌ مِن عَمَلِ الشَّيطـٰنِ فَاجتَنِبوهُ لَعَلَّكُم تُفلِحونَ ... ٩٠ ... سورة المائدة

''ایمان والو! شراب، جوا، بت اور پانسے ناپاک کام، اعمالِ شیطان سے ہیں ان سے بچتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔''

اس آیت میں شراب، جوا، بتوں اور پانسوں کی جس نجاست کا تذکرہ ہے ظاہر ہے کہ وہ حکمی نجاست ہے نہ کہ حسی۔

(إِنَّمَا المُشرِكونَ نَجَسٌ (التوبة 9/28)) کی تفسیر میں حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :

یہ آیت مشرکوں کے نجس ہونے کی بھی دلیل ہے۔ صحیح حدیث میں ہے کہ مومن نجس نہیں ہوتا، باقی رہی یہ بات کہ مشرکوں کا بدن اور ذات بھی نجس ہے یا نہیں۔ جمہور کا قول تو یہ ہے کہ (ان کا جسم) نجس نہیں۔ اس لیے کہ اللہ نے اہل کتاب کا ذبیحہ حلال کیا ہے۔ بعض ظاہریہ کہتے ہیں مشرکوں کے بدن بھی ناپاک ہیں۔ (ابن حزم کا بھی یہی قول ہے۔ محلی 137/1) حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو (مسلمان) ان سے مصافحہ کرے وہ ہاتھ دھوڈالے۔ (ابن کثیر 372/3)

یہ قول امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے ثابت نہیں ہے، اسے ابن جریر طبری نے اپنی تفسیر میں یوں بیان کیا ہے : (حدثنا ابن وکیع قال ثنا ابن فضیل عن اشعث عن الحسن۔۔) ۔۔ (853/5) ابن وکیع اور اشعث بن سوار دونوں ضعیف ہیں۔ (محمد ارشد کمال)

نوٹ : جس حدیث میں ہے کہ مومن نجس نہیں ہوتا۔ وہ بخاری میں ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :

مجھے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ملے جبکہ میں جنبی تھا۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑلیا، میں آپ کے ساتھ چلنے لگا حتی کہ آپ بیٹھ گئے تو میں کھسک کر گھر آیا۔ غسل کرکے آپ کے پاس آیا جبکہ آپ ابھی بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے دریافت کیا : (این کنت) ''آپ کہاں چلے گئے تھے؟'' میں نے آپ کو صورت حال بتائی تو آپ نے فرمایا :

(سبحان اللہ! یا اباہریرۃ! ان المومن لاینجس) (الغسل، الجنب یخرج ویمشی فی السوق وغیرہ، ح: 285، عرق الجنب وان المسلم لاینجس، ح: 283)

''سبحان اللہ! ابوہریرہ! مومن نجس نہیں ہوتا۔''

کفار و مشرکین وغیرہ کی نجاست کا حکمی اور معنوی ہونا درج ذیل دلائل سے بھی ثابت ہے :

1۔ قرآن مجید میں مشرک والدین کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

وَإِن جـٰهَداكَ عَلىٰ أَن تُشرِكَ بى ما لَيسَ لَكَ بِهِ عِلمٌ فَلا تُطِعهُما وَصاحِبهُما فِى الدُّنيا مَعروفًا... ۱۵ ... سورة لقمان

''اگر وہ تیرے درپے ہوں کہ تو میرے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک کرے جس کا تجھے کچھ بھی علم نہیں تو ان کا کہنا نہ ماننا، ہاں دنیا (کے کاموں) میں ان کا دستور کے مطابق ساتھ دینا۔''

2۔ شریعتِ اسلامی میں اہل کتاب کا ذبیحہ اوران کی عورتوں سے شادی کرنا حلال قراردیا گیا ہے۔ ارشادباری تعالیٰ ہے :

اليَومَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبـٰتُ وَطَعامُ الَّذينَ أوتُوا الكِتـٰبَ حِلٌّ لَكُم وَطَعامُكُم حِلٌّ لَهُم وَالمُحصَنـٰتُ مِنَ المُؤمِنـٰتِ وَالمُحصَنـٰتُ مِنَ الَّذينَ أوتُوا الكِتـٰبَ مِن قَبلِكُم إِذا ءاتَيتُموهُنَّ أُجورَهُنَّ ... ۵ سورة المائدة

''آج تمہارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کردی گئیں اوراہل کتاب کا طعام (ذبیحہ) بھی تم پر حلال ہے اور تمہارا طعام ان کے لیے حلال ہے۔ اورپاک دامن مومن عورتیں اورپاکدامن اہل کتاب عورتیں بھی (حلال ہیں) جبکہ تم ان کا مہر دے دو۔''

3۔ جب ثقیف کے وفد کواللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ٹھہرایا تو بعض لوگوں نے عرض کیا : اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ انہیں مسجد میں ٹھہرارہے ہیں جبکہ یہ توپلید ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(ليس على الارض من انجاس القوم شيء انما انجاس القوم على انفسهم)

"ان لوگوں کا نجس ہونا زمین پر کچھ موثر نہیں بلکہ ان کا پلید ہونا خود انہیں پر ہے۔''

4۔ نجران کے عیسائی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذاکرات کے لیے آئے توانہیں مسجد نبوی میں ٹھہرایا گیا تھا۔

5۔ یمامہ کے رئیس ثُمامہ بن اُثال جب حالت شرک میں گرفتار ہوئے توانہیں مسجد نبوی کے ستون کے ساتھ باندھا گیا تھا۔

اگران کے مسجد میں آنے سے مسجد گندی ہوجاتی توانہیں مسجد میں داخلے کی اجازت نہ ملتی یا ان کے مسجد میں داخلے کے بعد مسجد نبوی کو دھویا جاتا نیزوہ لوگ بھی ضرور اپنے ہاتھ دھویا کرتے جو مشرک قیدیوں کو گرفتار یا انہیں پابند سلاسل کرنے پر معمور تھے۔

6۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں :

(لما فتحت خيبر اهديت للنبي صلى الله عليه وسلم شاة فيها سم فقال النبي صلى الله عليه وسلم : ۔۔۔ ((هل جعلتم في هذه الشاة سما؟)) قالوا : نعم۔۔) (بخاري، الجزية، اذا غدر المشركون بالمسلمين هل يعفى عنهم؟ ح: 3169، 4249، 5777)

''جب خیبر فتح ہوا تو (یہود کی طرف سے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بکری کے گوشت کا ہدیہ پیش کیا گیا جس میں زہر تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا۔۔ کیا تم نے اس بکری کے گوشت میں زہر ملایا ہے؟ توانوں نے جواب دیا : ہاں۔''

یہ زہر آلود گوشت آپ نے اورایک صحابی بشر بن براء رضی اللہ عنہ نے تناول کرلیا تھا۔ صحابی کی اسی زہر سے موت واقع ہوگئی تھی۔

7۔ ایک مشرکہ کے پاس پانی کے مشکیزے تھے جن میں موجود پانی کوایک برتن میں انڈیل دیا گیا۔ پھر آپ نے لوگوں میں منادی کردی :

(((استقوا واستقوا)) فسقی من سقی واستقی من شاء وکان اخر ذالک ان اعطی الذی اصابتہ الجنابۃ اناء من ماء ، قال ((اذھب فافرغ علیک))) (بخاري ، التیمم ، الصعید الطیب وضوء المسلم یکفیہ من الماء ، ح : 344)

''خود بھی سیر ہو کر پئیں اور (جانوروں وغیرہ کو بھی) پلائیں ۔ " تو جس نے چاہا پانی پیا اور پلایا ، آخر میں اس شخص کو ایک برتن میں پانی دے دیا گیا جسے غسل کی حاجت تھی ، آپ نے اس سے فرمایا : جاؤ اس پانی سے غسل کر لو ۔''

8۔ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :

(کنا نغزوا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنصیب من اٰنیۃ المشرکین واسقیتھم فنستمتع بھا فلا یعیب ذلک علیھم) (ابوداود ، الاطعمۃ ، فی الاکل فی انیۃ اھل الکتاب ، ح : 3838 ، مسند احمد 379/3)

''ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد پر جاتے تو ہم مشرکوں سے برتن اور مشکیزے لے کر استعمال کر لیتے ۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اسے معیوب نہ سمجھتے تھے ۔''

البتہ بعض احادیث سے بادی النظر میں اشکال پیدا ہوتا ہے ۔ ان احادیث میں ایک روایت ابو ثعلبہ خُشنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا : اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! ہم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہیں اور ان کے برتنوں میں کھاتے ہیں ، اور ہم شکار والی زمین میں رہتے ہیں ، جہاں میں اپنے تیر سے شکار کرتا ہوں اور اپنے سدھائے ہوئے کتے سے شکار کرتا ہوں اور ایسے کتوں سے بھی جو سدھائے ہوئے نہیں ہوتے تو اس میں سے کیا چیز ہمارے لیے جائز ہے ؟ تو آپ نے فرمایا :

(أما ما ذکرت أنکم بأرض قوم أھل کتاب تأکلون فی آنیتھم فإن وجدتم غیر آنیتھم فلا تأکلوا فیھا . وإن لم تجدوا فاغسلوھا وکلوا فیھا) (بخاري ، الذبح والصید ، ماجاء فی التصید ، ح : 5488 ، مسلم ، الصید والذبائح ، الصید بالکلاب المعلمۃ ، ح : 1930)

''آپ نے جو یہ کہا ہے کہ تم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہو اور ان کے برتنوں میں بھی کھاتے ہو تو اگر تمہیں ان کے برتنوں کے سوا دوسرے برتن مل جائیں تو ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ ، لیکن ان کے برتنوں کے سوا دوسرے برتن نہ ملیں تو انہیں دھو کر ان میں کھا لو ۔''

ایک روایت میں ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مجوس کی ہانڈیوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(انقوھا غسلا واطبخوا فیھا) (ترمذي ، السیر ، ماجاء فی الانتفاع بانیۃ المشرکین ، ح : 1560)

''انہیں دھو کر صاف کر لو اور پھر ان میں پکا لو ۔''

اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ ان ہانڈیوں میں خنزیر پکاتے تھے اور برتنوں میں شراب پیتے تھے ۔ ان برتنوں کے حرام چیزوں سے آلودہ ہونے کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیگر برتنوں کے ہوتے ہوئے ان برتنوں میں کھانے پینے کی اجازت نہ دی اور اگر دیگر برتن دستیاب نہ ہوں تو کفار و مشرکین کے برتنوں کو دھو کر استعمال کر لینے کی اجازت ہے ۔ ابو ثعلبہ خُشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم اہل کتاب کی ہمسائیگی میں رہتے ہیں ۔ وہ اپنی ہانڈیوں میں خنزیر پکاتے اور برتنوں میں شراب پیتے ہیں ۔ (کیا ہم ان کے برتن استعمال کر سکتے ہیں ؟) اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(ان وجدتم غیرھا فکلوا فیھا واشربوا وان لم تجدوا غیرھا فارحضوھا بالماء وکلوا واشربوا) (ابوداود ، الاطعمۃ ، فی استعمال انیۃ اھل الکتاب ، ح : 3839)

''اگر تمہیں اور برتن مل جائیں تو ان میں کھاؤ پیو ، اور اگر ان کے سوا اور برتن نہ ملیں تو انہیں پانی سے اچھی طرح دھو کر ان میں کھا پی لیا کرو ۔''

تو معلوم ہوا کہ کفار و مشرکین وغیرہ دیگر گندگیوں پیشاب وغیرہ کی طرح پلید نہیں ہیں بلکہ ان کی نجاست حکمی اور معنوی ہے۔

شارح بلوغ المرام شیخ امیر صنعانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :

حق بات یہی ہے کہ تمام اعیان (ذوات واجسام وغیرہ) بنیادی طور پر پاک ہوتے ہیں اوران کے حرام ہونے کی وجہ سے ان کا نجس ہونا ضروری نہیں۔ مثلاً بھنگ حرام ہے لیکن پاک ہے، نشہ آور اشیاء اور زہر قاتل کے نجس ہونے کی کوئی دلیل نہیں تاہم ہر نجس شے حرام ہے مگر ہر حرام نجس نہیں۔۔ جیسا کہ ریشم اور سونا پہننا (مردوں کےلیے) حرام ہے لیکن بالاتفاق پاک ہے۔ (سبل السلام 76/1)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

شرک اور خرافات، صفحہ:102

محدث فتویٰ